115904 - اگر پہلے شخص سے منگنی ختم کرو تو میں تم سے منگنی کر سکتا ہوں

سوال

مجھ سے چھوٹا بھائی اپنے چچا کی بیٹی سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، لیکن اس لڑکی ایک دوسرے شخص کی منگنی ہو چکی ہے، لیکن اس نے سنت پر عمل کرتے ہوئے اس رغبت کی کسی دوسرے سے صراحت نہیں کی کیونکہ شریعت نے کسی کی منگنی پر منگنی کرنے سے منع کیا ہے.
لیکن میرے چچا کی بیٹی اور اس کے منگیتر اور سسرال والوں کے ساتھ بہت زیادہ مشکلات پیدا ہو چکی ہیں و اساسی اور بینادی اور دینی امور میں ہیں، جس کی بنا پر کبھی بھی یہ شادی کامیاب نہیں ہو سکتی.
اس بنا پر میرے بھائی نے جرات کرتے ہوئے اپنے گھر والوں سے اپنی رغبت کا اظہار کیا کہ اگر اس کے چچا کی بیٹی اپنے منگیتر کو چھوڑ دے تو وہ اس سے شادی کر سکتا ہے، اور چچا کی بیٹی کے بارہ میں بھی جواب ملا کہ وہ بھی اسے چاہتی اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے، لڑکی نے واضح طور پر اپنے والد سے یہ بات کہہ دی ہے.
اب میرا بھائی بغیر کوئی دخل دیے انتظار کر رہا ہے، اور یہ اعلان بھی نہیں کرتا کہ وہ اپنے منگیتر کو چھوڑے تا کہ وہ اس سے شادی کر سکے، وہ اس سلسلہ میں کثرت سے نماز بھی ادا کرتا اور دعا بھی کرتا ہے، میں یہ اطمنان کرنا چاہتی ہوں کہ آیا جو کچھ میرے بھائی نے کیا ہے کیا وہ صحیح ہے ؟
اور کیا اس کا اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کرنے کی دعا کرنا ممنوع ہے یا کہیں یہ زیادتی تو نہیں کہلائیگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی منگنی کو موجودگی میں اسی عورت سے منگنی کرے اور اسے شادی کا پیغام دے، لیکن اگر وہ مسلمان اسے چھوڑ دے یا پھر اسے منگنی کی اجازت دے تو پھر جائز ہے کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کی بیع پر بیع کرنے سے منع فرمایا، اور نہ ہی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی منگنی پر منگنی کرے، حتی کہ وہ پہلا منگیتر اسے چھوڑ دے یا وہ اسے اجازت دے دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5142) صحیح مسلم حدیث نمبر (1412).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ احادیث اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت پر واضح دلیل ہیں، اور علماء کرام کا اس کی حرمت پر اجماع ہے، کہ جب رشتہ طلب کرنے والے کے لیے صریحا ہاں کر دی گئی ہو اور اس کا رشتہ قبول کر لیا گیا ہو، اور نہ تو وہ اسے اجازت دے اور نہ ہی اسے چھوڑے تو رشتہ طلب کرنا حرام ہے " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (9 / 197).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك شخص کی منگنی پر دوسرے شخص نے رشتے کا پیغام دے دیا تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" الحمد للہ:

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

" کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے "

اس لیے آئمہ اربعہ وغیرہ اس کی حرمت پر متفق ہیں.

صرف ان کا دوسرے شخص کے نکاح کے صحیح ہونے میں تنازع پایا جاتا ہے، اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول:

یہ نکاح باطل ہے، مثلا امام مالك کا قول، اور امام احمد کی ایك روایت ہے.

دوسرا قول:

یہ نکاح صحیح ہے، یہ قول ابو حنیفہ اور امام شافعی کا ہے اور امام احمد کی دوسری روایت ہے، اس بنا پر کہ حرام

تو نكاح سے پہلے منگنی تھی، اور جنہوں نے اسے باطل قرار دیا ہے وہ كہتے ہیں كہ یہ چیز عقد نكاح كو بالاولی باطل كرتی ہے.

اس میں علماء كا كوئی نزاع نہیں كہ ایسا كرنے والا اللہ سبحانہ و تعالی اور اس كے رسول كا نافرمان ہے، اور معصیت و گناہ پر علم ہونے كے ساتھ اصرار كرنا انسان كے دین اور اس كے عادل ہونے اور مسلمانوں پر ولایت كے معاملہ میں جرح كا باعث بنتا ہے " انتہی

دیكھیں: مجموع الفتاوی (32 / 7).

اس لیے آپ كے بھائی كو اللہ سبحانہ و تعالی كا تقوی اور ڈر اختیار كرنا چاہیے اور وہ صبر كرے، اور اگر وہ منگیتر میں كوئی ایسا عیب اور خلل دیكھتا ہے جسے بطور نصیحت و خیرخواہی بیان كرنا ضروری ہو تو سچی خیرخواہی كے ساتھ بیان كرے، لیكن وہ اس میں اس لڑكی سے شادی كی رغبت كا اظہار مت كرے.

رہا یہ مسئلہ كہ اس نے رغبت ظاہر كی ہے كہ اگر وہ اپنے پہلے منگیتر كو چھوڑ دے تو وہ اس سے شادی كر سكتا ہے، تو یہ بعینہ منگنی پر منگنی ہے، اور یہ حرام ہے جیسا كہ اوپر بیان ہو چكا ہے.

اور پھر عورت كے ولی كے لیے بغیر كسی شرعی سبب كے منگنی كو ختم كرنا حرام ہے.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" عورت كے والد كے لیے حلال نہیں كہ وہ پہلے ایك شخص كا اپنی بیٹی كے لیے رشتہ قبول كر لینے كے بعد دوسرے شخص كا رشتہ قبول كرے، لیكن اگر اس كا كوئی شرعی موجب ہو تو پھر ہو سكتا ہے " انتہی

دیكھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (10 / 43).

اگر آپ كا بھائی اس سے محبت كرتا اور اس میں رغبت ركھتا ہے، جیسا كہ آپ نے بیان كیا ہے، تو پھر اس نے پہلے رشتہ كیوں نہ مانگا، اس كے رشتہ طلب كرنے سے پہلے كسی اور نے رشتہ طلب كر لیا ہے.

اب اسے چاہیے كہ وہ توبہ و استغفار كرے، اور اپنے چچا كو بتائے كہ اس نے رشتہ طلب كرنے كی جو رغبت ظاہر كی ہے اس پر نادم ہے، اور اسے نصیحت كرے كہ وہ پہلے رشتہ كے ساتھ وفا كرتے ہوئے اس سے وعدہ پورا كرے اور اس كی رغبت كو مت دیكھے، لیكن اگر كوئی ایسا سبب ہو جس كی بنا پر منگنی توڑنا مباح ہے تو پھر كوئی

مسئلہ نہیں.

رہا دعا مانگنے کے بارہ میں تو آپ کے بھائی کو نیك و صالح بیوی حاصل ہونے کی دعا کرنی چاہیے، نہ کہ کوئی معین عورت حاصل ہونے کی، کیونکہ ہو سکتا ہے اس کی دعا قبول ہو جائے لیکن اس سے اس کی شادی میں بہتری نہ ہو.

اس لیے وہ اللہ سبحانہ و تعالی سے خیر و بھلائی کی دعا کرے کہ جہاں بھی خیر و بھلائی ہے اسے نصیب فرمائے، چاہے وہ اس عورت میں ہو یا کسی دوسری میں.

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق دے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند فرماتا ہے.

واللہ اعلم .